عربی زبان سکھانے کے مفید اور آسان طریقے

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
قائم مقام صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

عربی تعلیم میں بلاواسطہ طریقہ تعلیم اور ترجمہ کا استعمال:

ہر چھوٹا بچہ اپنی مادری زبان ماں باپ، بہن بھائیوں اور گھر کے دوسرے افراد سے سیکھتا ہے، اور اس بچے اور گھر کے افراد میں کوئی تیسرا فرد ترجمان نہیں ہوتا، بچہ ان افراد کی حرکات وسکنات کا مشاہدہ کرتا ہے، ان کی آپس میں گفتگو سنتا ہے، اپنے دائیں بائیں جو کچھ ہو رہا ہے اسے دیکھتا اور محسوس کرتا ہے، اور پھر اس کی نقل کرنے کی کوشش کرتا ہے، ادھر یہ لوگ ابسے مادری زبان سکھانے کی پوری پوری کوشش کرتے ہیں، بار بار الفاظ کو دہراتے ہیں اور اُس کے تلفظ کو صحیح کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اُن کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ بچہ زبان کو صحیح بولنا شروع کردے۔

اس کا مشاہدہ ہر شخص اپنے گھر میں، اپنے خاندان میں اور اپنے ماحول میں کرتا رہتا ہے کہ بچہ اپنی مادری زبان اپنے ماں باپ اور خاندان والوں سے براہ راست اور بغیر کسی ترجمان کے سیکھتا ہے اور یہی فطری طریقہ ہے، اور یہی فطری طریقہ عربی زبان یا کسی اور زبان کو سکھانے میں بھی استعمال کیا جاسکتا ہے، اور دنیا میں زبانوں کو سکھانے والے مختلف ادارے اس فطری طریقہ سے ہی کام لیتے ہیں۔

البتہ بچے کو مادری زبان سکھانے اور کسی بڑے اور سمجھدار شخص کو عربی یا کوئی اور زبان سکھانے میں ایک بنیادی فرق ہے، وہ یہ کہ چھوٹا بچہ تو اپنی عمر اور طبیعت کی بناء پر سو فیصد بلاواسطہ طریقہ تعلیم پر اکتفاء کرتا ہے اور بتدریج آگے بڑھتا ہے، نیز ابھی اس کی عقل کمزور ہے، اور اس کیلئے وقت کا کوئی مسئلہ نہیں، جبکہ بڑوں کو تعلیم دینے کیلئے سو فیصد بلاواسطہ طریقہ تعلیم پر اکتفاء نہیں کیا جاسکتا، خصوصاً جبکہ اُن میں اور استاذ میں کوئی مشترک زبان موجود ہو، کیونکہ وہ بڑے ہیں اور ان کے پاس وقت بھی محدود ہوتا ہے، اس لئے بڑوں کیلئے بلاواسطہ طریقہ تعلیم کے ساتھ ترجمہ کا

استعمال بھی ضروری ہے ہوتا ہے، اور دنیا میں مختلف زبانیں سکھانے والے علمی ادارے آج یہی اندازِ تعلیم اختیار کیئے ہوئے ہیں، بلکہ بعض ادارے تو خالص ترجمہ کے ذریعہ تعلیم دیتے ہیں، اس سلسلہ کی یہاں دو مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

ایک بی بی سی لندن کا عربی جاننے والوں کیلئے انگریزی زبان کی تعلیم کا پروگرام اور دوسری مثال قاہرہ ریڈیو کا وہ پروگرام جس میں انگریزی جاننے والوں کو عربی زبان سکھائی جاتی ہے، چنانچہ بی بی سی لندن انگریزی زبان کی تعلیم اور تشریح کیلئے خاص طور پر عربی زبان استعمال کرتا ہے، اور قاہرہ ریڈیو عربی زبان کی تعلیم کیلئے سو فیصد انگریزی زبان سے کام لیتا ہے۔

اس لئے عربی زبان کی تعلیم کیلئے بلا واسطہ طریقۂ تعلیم کے ساتھ ترجمہ اور مشترک زبان کے استعمال سے وقت کی بچت اور پڑھنے والوں کیلئے آسانی ہوتی ہے، اس حقیقت کو واضح کرنے کیلئے ایک مثال پیش کی جاتی ہے:

جب ہم بڑوں کو عربی زبان سکھانے کی ابتداء کرتے ہیں تو پہلے مفرد الفاظ اور چھوٹے چھوٹے دو لفظوں والے جملوں سے شروع کرتے ہیں، اور ان جملوں میں (مَا؟ اور مَن؟) کو بار بار سوال میں استعمال کرتے ہیں چنانچہ بعض اشیاء کی طرف اشارہ کرتے ہوئے طالب علم سے پوچھتے ہیں: (مَا ہٰذا؟) تو وہ جواب میں بطور مثال کہتا ہے: (هـذا كتابٌ، هذا بابٌ، هذا شبّاكٌ) وغیرہ، اسی طرح بعض اشخاص کی طرف اشارہ کرتے ہوئے؟ اُن سے پوچھتے ہیں: من ہٰذا؟ تو وہ جواب میں بطور مثال کہتا ہے: ہٰذا طالبٌ، ہٰذا خالدٌ ہٰذا محمودٌ، وغیرہ، اب ان دو لفظوں (ما؟ اور من؟) کے بار بار استعمال سے ایک ذہین طالب علم تو دونوں میں فرق سمجھ جائے گا، لیکن طلبہ کی مجموعی علمی کیفیت کو دیکھتے ہوئے یہاں اس بات کی ضرورت ہے کہ اُن کو (ما؟ اور من؟) کا فرق سمجھایا جائے، تاکہ وہ اس فرق کو سمجھنے کے بعد ان الفاظ کی بصیرت کے ساتھ استعمال کرسکیں۔

اب اگر استاذ یہ فرق اُن کو عربی زبان میں سمجھنا چاہے تو یہ مشکل ہے کیونکہ وہ عربی نہیں جانتے، ابھی ان کی ابتدا ہے، لیکن اگر یہ فرق اُن کو اُس زبان میں سمجھا دیا جائے جو وہ جانتے ہیں، تو وہ بآسانی یہ فرق سمجھ جائیں گے، اور آیندہ ان کا استعمال بصیرت کے ساتھ کرسکیں گے، نیز یہ مشترک زبان بعض غیر موجود اشیاء اور معانی اور غیر محسوس چیزوں کو سمجھانے کیلئے بھی استعمال کی جاسکتی ہے اور اس طرح وقت بھی بچایا جاسکتا ہے۔

اسی طرح جب افعال کو سمجھانے کا مرحلہ آئے گا تو استاذ ابتداء افعال سے کرے گا، جنہیں وہ عملی طور پر طلبہ کے سامنے پیش کرسکے اور کسی دوسری زبان کے واسطہ کی ضرورت پیش نہ آئے، مثلاً: استاذ چاہتا ہے کہ طلبہ کو آخذ، افتح، اقرأ، اغلق اور اضع کے افعال سکھائے تو وہ سب کے سامنے:

کتاب کو لیتے ہوئے کہے گا: أنا آخذ الكتاب

پھر اسے کھولتے ہوئے کہے گا: أفتحُ الکتابَ

پھر اسے پڑھتے ہوئے کہے گا: أقرأ الکتابَ

پھر اُسے بند کرتے ہوئے کہے گا: أغلق الکتابَ

پھر اسے رکھتے ہوئے کہے گا: أضعُ الکتابَ

لہٰذا طلبہ استاذ کی حرکات کو دیکھتے ہوئے، اور بار بار ان افعال کی مشق سے ان کے معانی سمجھ جائیں گے، لیکن جب استاذ اُن کو ایسے افعال سکھانا چاہے گا جن کا تعلق دل، نفس کی کیفیات اور معنوی چیزوں سے ہے، جیسے الفرح، الألم، وغیرہ تو ان افعال کو بلا واسطہ سمجھانے میں اُسے بڑی محنت صرف کرنی پڑے گی اور وقت بھی زیادہ صرف ہوگا، لہٰذا ایسے موقعے پر ترجمہ اور استاذ اور شاگردوں میں مشترک زبان کا فائدہ ظاہر ہوگا، اور استاذ، ان افعال کے معانی کو پہلے اُن کی زبان میں سمجھا دے گا، پھر عربی میں خوب مشق کرائے گا، اس طرح محنت بھی کم خرچ ہوگی اور وقت بھی، اور طلبہ ان افعال کے معانی اچھی طرح سمجھ کر ان کا استعمال کر سکیں گے۔

تنبیہ:...... ترجمہ سے مقصد افعال کے معانی کو طلبہ کے ذہن میں خوب واضح کر دینا ہوتا ہے لیکن یہ ہرگز صحیح طریقہ نہیں کہ بس اسی ترجمہ پر اکتفاء کر لیا جائے، بلکہ اس کے بعد ان عربی افعال کی مشق شروع کر دینی چاہیے، اور انہیں بار بار مختلف صورتوں میں استعمال کیا جائے، اور اس دوران دوسری کسی زبان کا استعمال روک دیا جائے۔

مثلاً طلبہ کو فرح اور حزن کا معنی پہلے ترجمہ کے ذریعہ اچھی طرح سمجھا دیا جائے اور پھر ان افعال کو مختلف صورتوں میں استعمال کیا جائے، مثلاً:

هل تفرح برؤیة والدیک؟ هل تحزن اذا فاتتک صلاة الجماعة؟ وغیرہ۔

اسی طرح جب صرف یا نحو کا کوئی قاعدہ سمجھانا ہو جس کا تعلق اُس سبق سے ہے، اور کوئی مشترک زبان بھی نہ ہو تو بڑی محنت اور مشقت اُٹھانا پڑے گی، لیکن اگر مشترک زبان موجود ہے تو آسانی کے ساتھ اُن کو سمجھایا جا سکتا ہے، البتہ سمجھانے کے بعد اُس زبان کو چھوڑ کر صرف عربی میں مشق کرائی جائے، اور کثرت سے اس قاعدہ کی مثالیں پیش کی جائیں۔

یہ وہ مفید طریقہ ہے جسے عربی زبان کے اساتذہ کرام کو استعمال کرنا چاہیے، اور یہی طریقہ دنیا کی مشہور زبانوں کے سکھانے میں استعمال کیا جاتا ہے۔

غیر عرب کو عربی پڑھانے کی ابتدا کیسے کی جائے؟

اب آپ کو یہ بتانا ہے کہ آپ غیر عرب کو عربی زبان پڑھانے کی ابتدا کیسے کریں؟ کیونکہ یہ ایک بنیادی اور اہم مرحلہ ہے، اس لئے اس کو نہایت غور سے پڑھا جائے۔

اس کے جواب کیلئے تھوڑی سی تفصیل کی ضرورت ہے، وہ یہ ہے کہ جن طلبہ کو آپ عربی پڑھانے کی ابتدا کر رہے ہیں وہ عموماً دو قسم کے لوگ ہوں گے، پہلی قسم وہ لوگ ہوں گے جو عمر میں بڑے، سمجھدار اور ایسے مسلمان طلبہ ہوں گے جنہوں نے کم از کم ناظرہ قرآن کریم پڑھا ہوا ہے، اور وہ عربی کے الفاظ کو اچھی طرح پہنچانتے اور پڑھ سکتے ہیں، اگر چہ اُن کے معانی نہیں جانتے، ہمارے عربی مدارس میں درجہ اولیٰ (السنة الأولى الثانوية العامة) کے طلبہ کا عموماً یہی حال ہوتا ہے، کیونکہ وہ مڈل یا میٹرک پڑھ کر آتے ہیں اور قرآن کریم صرف ناظرہ کی حد تک پڑھے ہوئے ہوتے ہیں، لہٰذا ایسے طلبہ کو براہِ راست عربی زبان سکھانا شروع کر دیں، ان کو حروف تہجی (ا، ب، ت، ث۔۔۔) سکھانے کی ضرورت نہیں۔

پڑھنے والوں کی دوسری قسم وہ ہے کہ آپ کے سامنے بیٹھنے والے طلبہ غیر مسلم ہوں، یا مسلمان ہوں لیکن اپنے ماحول یا مخصوص حالات کی بناء پر وہ عربی کے حروف تہجی سے بھی واقف نہ ہوں، جیسا کہ غیر مسلم ممالک میں رہنے والے بعض مسلمان خاندانوں کی حالت ہے، تو ایسے طلبہ کو عربی پڑھانے کے لئے ہمیں ابتدا حروف تہجی (ا، ب، ت، ث۔۔۔) سے کرنی ہوگی۔

اُن کو حروف تہجی یاد کرائے جائیں، لکھائے جائیں، پھر مرکب الفاظ پڑھائے اور لکھائے جائیں، اور خوب ان کی مشق کرائی جائے، تا کہ وہ ان کو اچھی طرح پہچاننے لگیں، اور لکھ بھی سکیں، اور اس کیلئے حروف تہجی سکھانے والے قاعدوں میں سے کسی اچھے قاعدہ کا انتخاب کر لیا جاء، اور اُسے پڑھایا جائے، عربی کے استاد کا یہ نصب العین ہونا چاہیے کہ وہ جس قدر عربی پڑھائے اُسی قدر طلبہ کو اس کا پڑھنا لکھنا اور بولنا آنا چاہیے۔

اب جبکہ طلبہ عربی حروف کو پہنچانے لگ جائیں یا آپ کے سامنے وہ طلبہ ہیں جو پہلے سے عربی الفاظ کو پہچانتے ہیں تو اب آپ اُن کو عربی پڑھانا شروع کر دیں، اور اس کیلئے بنیادی طور پر بلا واسطہ تعلیم کا طریقہ (ڈائریکٹ میتھڈ) استعمال کریں، اور جس کیلئے مندرجہ ذیل ترتیب زیادہ موزوں اور آسان ہے:

(ا)..... عرب زبان سکھانے کیلئے مفرد الفاظ سے ابتدا کی جائے، اور مفرد الفاظ بھی وہ جو محسوس چیزوں سے تعلق رکھتے ہوں اور جن کو طلبہ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں۔

جتنا ممکن ہو ان چیزوں کو آپ اپنے ساتھ درسگاہ میں ساتھ لائیں، اور طلبہ کے سامنے میز یا تپائی پر رکھ دیں، پھر ان میں سے ایک ایک چیز کو لے کر طلبہ کے سامنے ہاتھ میں اُٹھاتے ہوئے بلند آواز سے اس کا صحیح تلفظ کریں، تا کہ ہر طالب علم اسے دیکھ سکے اور آواز سن سکے، مثلاً: آپ ہاتھ میں کتاب اُٹھاتے ہوئے اللہ کا نام لینے کے بعد کہیں: كتابٌ، كتابٌ، كتابٌ، یعنی دو تین بار بلند آواز سے اس لفظ کو کہیں، پھر طلبہ سے کہیں کہ وہ سب مل کر اجتماعی طور پر آپ کے ساتھ اس لفظ کو دھرائیں، آپ کہیں: كتابٌ پھر وہ کہیں: كتابٌ، اور یہ عمل کئی بار کریں، پھر کسی ایک طالب

علم کی طرف اشارہ کریں کہ وہ بلند آواز سے سب کے سامنے اسے دھرائے، اسی طرح دوسرے طلبہ سے ..... ایک ایک کی طرف اشارہ کر کے کہلوائیں اور اگر تعداد زیادہ ہے، تو چیدہ چیدہ چند طلبہ سے کہلوائیں۔ اب کتاب رکھ دیں، اور قلم ہاتھ میں لے لیں، اور اسی طرح سب کے سامنے با آواز بلند دو تین بار کہیں: (قلمٌ، قلمٌ، قلمٌ) پھر طلبہ کو اشارہ کریں کہ وہ آپ کے ساتھ اجتماعی شکل میں اس کا نام لیں اور پھر مختلف طلبہ کی طرف اشارہ کریں کہ وہ باری باری اسے دھرائیں۔ پھر ایک ہاتھ میں کتاب اور دوسرے ہاتھ میں قلم لے کر کبھی ایک کو سامنے لائیں اور طلبہ اجتماعی شکل میں کہیں، اور کبھی دوسری کو لائیں اور ترتیب بدل کر پوچھیں۔ اب اگر آپ دیکھیں کہ طلبہ ان مفرد الفاظ کو زبان سے صحیح ادا کر رہے ہیں، تو پھر ایک قدم آگے بڑھیں، اور ایک ہاتھ میں کتاب لے کر دوسرے ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یوں کہیں: (**هذا قلمٌ، هذا قلمٌ، هذا قلمٌ**)۔

پھر حسب سابق سب طلبہ اجتماعی طور پر استاذ کے ساتھ اس جملہ کو دھرائیں، پھر ایک ایک طالبعلم باری باری سب کے سامنے یہ جملہ دھرائیں۔ اس کے بعد مختلف موجود چیزوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان کا نام لیں اور جملوں میں اضافہ کرتے جائیں۔ مثلاً: ہذا ورقٌ، ہذا کرسی، ہذا بابٌ، ہذا طالبٌ وغیرہ۔ اگر آپ دیکھیں کہ طلبہ ان جملوں کا تلفظ صحیح کر رہے ہیں اور ان کا مفہوم سمجھ چکے ہیں، تو اب ایک قدم اور آگے بڑھیں، اور ایک ہاتھ میں کتاب لے کر دوسرے ہاتھ سے استفہام کا اشارہ کرتے ہوئے ان سے سوال کریں: (ماہذا؟) اور اس جملہ کو ان کے سامنے دو تین بار دہرانے کے بعد خود ہی اس کا جواب دیں: ہذا کتابٌ۔

پھر طلبہ سے سوال کریں (ماہذا؟) وہ سب کہیں: ہذا کتابٌ، اور اُسے بار بار دہرائیں۔ پھر ایک ایک طالبعلم سے الگ الگ پوچھیں، اور جن چیزوں کو وہ جان چکے ہیں، ان میں سے ہر ایک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان سے سوال کریں: (ماہذا؟) اور طلبہ اجتماعی شکل میں جواب دیں مثلاً (ہذا قلمٌ، ہذا ورقٌ، ہذا کرسی) وغیرہ پھر ایک ایک طالبعلم سے سوال کریں اور وہ جواب دے اور درسگاہ میں موجود چیزوں میں سے ایک ایک کا اضافہ کرتے جائیں، تاکہ طلبہ کے ذہن میں عربی الفاظ کے ذخیرہ میں اضافہ ہوتا رہے۔

مختلف اشیاء کے ساتھ اسم اشارہ (ہذا) استعمال کرنے کے بعد اب آپ اُسے انسانوں کے ساتھ استعمال کریں اور مثلاً یوں کہیں: ہذا طالبٌ، ہذا اُستاذ، ہذا خالدٌ۔ وغیرہ۔

پھر کسی ایک کی طرف ہاتھ سے استفہام کا اشارہ کرتے ہوئے کہیں (من ہذا؟) اور جواب میں طلبہ اجتماعی طور پر کہیں: (ہذا طالبٌ) ہذا خالدٌ وغیرہ) اور حسب سابق پہلے اجتماعی طور پر سوال کریں اور پھر انفرادی طور پر، تاکہ یہ الفاظ طلبہ کو خوب خوب ذہن نشین ہو جائیں اور اسی ترتیب سے آگے بڑھتے جائیں۔

تختہ سیاہ (بلیک بورڈ) کا استعمال:

اساتذہ کرام! روز اول سے آپ کے ذہن میں یہ بات ہونی چاہیے کہ آپ کے طلبہ عربی پڑھنا، لکھنا، اور بولنا سیکھیں۔ اس لئے آپ تعلیم کا انداز پہلے دن سے ایسا رکھیں کہ ان کو یہ تینوں چیزیں ساتھ حاصل ہوتی رہیں، لہٰذا عربی بول چال کے ساتھ ان کو لکھنا بھی سکھائیں اور اس کیلئے تختہ سیاہ اور کاپی استعمال ناگزیر ہے۔ اور اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ دوران تعلیم ہر مرحلہ میں زبانی مشق کے بعد ان الفاظ یا جملوں کو تختہ سیاہ پر لکھتے جائیں، مثلاً جب آپ نے ابتدا میں چند مفردات ان کو سکھا دیئے تو اب انہیں سب کے سامنے لکھ دیں:

كتابٌ، قلمٌ، ورقٌ، كرسيٌّ وغیرہ۔

اور اس کے بعد جب مختصر جملے سیکھ چکیں تو ان کو بھی بعد میں لکھتے جائیں مثلاً:

هذا كتابٌ　　هذا قلمٌ　　هذا بابٌ　　ما هذا؟　　هذا كتابٌ

ماهذا؟　　هذا قلمٌ　　من هذا؟　　هذا طالبٌ　　من هذا؟

هذا خالدٌ

اس طرح آپ کے طلبہ آپ کو لکھتے ہوئے دیکھ کر لکھنا سیکھیں گے، لہٰذا ہر سبق ختم ہونے سے چند منٹ پہلے طلبہ سے کہیں کہ اب ان الفاظ اور جملوں کو اپنی اپنی کاپیوں میں خوشخط طریقہ سے لکھیں۔

عربی قواعد (گرامر) کی تعلیم:

جب آپ کے طلبہ پہلے درس میں اسم اشارہ (ہذا) کا استعمال اور (ما؟ اور منْ) استفہامیہ کا استعمال سیکھ جائیں تو اب آپ ان کو ان کی زبان میں (ہذا) اسم اشارہ کا قاعدہ سمجھا دیں، کہ قواعد کی رو سے اُسے اسم اشارہ کہتے ہیں۔ اور یہ مفرد مذکر کیلئے استعمال ہوتا ہے جب کہ وہ نزدیک ہوا، اور یہ کہ (ما؟) غیر ذوی العقول اشیاء کے بارے میں، اور (منْ؟) کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے۔

تنبیہ: عربی زبان سیکھنے والے طلبہ کیلئے لازم ہے کہ وہ عربی کے قواعد (صرف ونحو) بھی سیکھیں، تاکہ وہ عربی زبان کو بصیرت کے ساتھ بول سکیں، لیکن اس بات کا خیال رکھا جائے کہ عربی سکھاتے وقت قواعد بقدر ضرورت سکھائے جائیں، جتنا کہ اس درس سے ان کا تعلق ہے، نہ اتنی وسعت دی جائے کہ عربی کا درس صرف ونحو کا درس بن جائے، اور نہ بالکل ترک کر دیا جائے کہ طالب علم کو بصیرت ہی نہ ہو، اسکا نمونہ: الطريقة العصرية الجزء الاول کے پہلے درس میں دیکھ لیں، کہ پہلے درس میں (ہذا) اسم اشارہ مذکر استعمال ہے، کیونکہ سب مثالیں مذکر کی دی گئی ہیں، اور (ہذا؟) کا قاعدہ بھی آخر میں بیان کر دیا گیا ہے، لیکن اس کے ساتھ اسم اشارہ (ہذہ) جو مؤنث کیلئے ہے، اس کا ذکر نہیں کیا گیا، بلکہ اسے دوسرے سبق میں ذکر کیا گیا ہے جہاں اس استعمال ہوا ہے۔

اسم اشارہ (ہذا) کے استعمال اور قاعدہ بیان کرنے کے بعد آپ اس کا دائرہ وسیع کرنا شروع کر دیں، اور

دوسرے اسمائے اشارہ کو بالترتیب آئندہ اسباق میں استعمال کریں، مثلاً: (ہذہ) اسم اشارہ برائے مفرد مؤنث قریب۔

پھر دور کی مفرد مذکر اشیاء کی طرف اشارہ کرتے ہوئے (ذاک اور ذالک)۔

پھر مفرد مؤنث اشیاء کی طرف اشارہ کرتے ہوئے (تلک) کا استعمال کریں، اور اچھی طرح مشق کرنے کے بعد پھر تثنیہ اور جمع کے اسماء اشارہ کا استعمال کریں اور مشق کرائیں، اور اس کیلئے مختصر جملے استعمال کریں مثلاً ہاتھ میں دو کتابیں اور دو قلم لے کر طلبہ کے سامنے یوں کہیں:

هذان كتابان هذان قلمان وغیرہ۔

پھر دو سے زیادہ کتابیں اور قلم لے کر کہیں: **هذه كتب. هذه أقلام** وغیرہ۔

پھر دو طلبہ میں سے دو کو کھڑا کر کے کہیں: **هذان طالبان. هذان ولدان** وغیرہ۔

پھر سب کی طرف اشارہ کر کے کہیں: **هؤلاء طلابٌ. هؤلاء أولادٌ** وغیرہ.

اور ہر ایک کی مشق کے بعد اس کا قاعدہ اور طریقہ استعمال ان کو سمجھا دیں، اس کا نمونہ دیکھنا ہو تو:

الطريقة العصرية في تعليم اللغة العربية کے پہلے جزء کے ابتدائی اسباق کو دیکھ لیا جائے۔

ضمائر کا استعمال:

اسماء اشارہ کے بعد اب آپ ایک قدم اور آگے بڑھیں اور ضمائر کا استعمال شروع کریں، اور اس کی ابتداء متکلم، مخاطب اور غائب کی مفرد ضمیروں سے کریں، مثلاً: **أنا استاذٌ. أنت تلميذٌ. هو تلميذٌ.**

اور ان جملوں میں بار بار سوال و جواب کی صورت میں استعمال کریں: مثلاً: **من انا؟ من أنت؟ من هو؟**

یہاں تک کہ طلبہ (أنا، أنت، ہو) کے معانی اور استعمال کو اچھی طرح سمجھ جائیں، اور آخر میں ان ضمائر کے قاعدے بھی ان کو سمجھا دیں۔

مفرد ضمائر کے بعد تثنیہ اور جمع کے ضمائر مرحلہ وار ترتیب کے ساتھ سکھاتے جائیں، مثلاً:

أنتما طالبان.	**هما طالبان**	**نحن رجلان**	**أنتم طلابٌ**
هم طلابٌ	**نحنُ رجالٌ** وغيره.		

اور ان مرفوع ضمائر کے بعد اسی ترتیب سے مجرور ضمیروں کا بھی استعمال کریں، اور ہر ایک کی خوب مشق کرانے کے بعد اُن کے قواعد بھی سمجھاتے جائیں۔

چھوٹے جملوں کے بعد اب آپ درمیانے جملوں کا استعمال شروع کر دیں، ابھی تک آپ نے وہ جملے استعمال کئے ہیں جو صرف مبتداء و خبر سے مرکب تھے، اب ان جملوں میں بعض حروف اور صفات کا اضافہ کرتے جائیں، اور

ایسے جملوں میں استعمال کریں جن کو آپ طلبہ کے سامنے عملاً پیش کرسکیں، مثلاً مندرجہ ذیل جملے:

القلم في الجيب. الكتابٌ على المَكتبِ خالدٌ في الفصل. هذا ورقٌ أبيض

هذا ورقٌ أسودُ هذا قلمٌ أحمرُ وغيره.

نیز جن حروف اور صفات وغیرہ کا آپ اضافہ کریں، تو مشق کے بعد ان کے قواعد بھی بتلاتے جائیں۔

جملہ فعلیہ کا استعمال:

ابھی تک جملہ اسمیہ کا استعمال کرتے چلے آئے ہیں، اور طلبہ مختصر جملہ اسمیہ کا استعمال کرنے لگے ہیں اور یہی فطری طریقہ ہے، تو اب آپ جملہ فعلیہ کا استعمال شروع کردیں، اور اس کی ابتداء فعل مضارع کے مفرد متکلم کے صیغہ سے کریں، تاکہ آپ عملی طور پر ان افعال کو طلبہ کے سامنے پیش کرسکیں، مثلاً:

آپ سامنے رکھی کتاب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہیں: هذا كتابٌ

پھر کتاب ک ہاتھ میں لیتے ہوئے کہیں: أنا آخذ الكتابَ

پھر کتاب کھولتے ہوئے کہیں: أنا أفتح الكتابَ

پھر کتاب پڑھتے ہوئے کہیں: أنا أقرأ الكتابَ

پھر اُسے بند کرتے ہوئے کہیں: أنا أغلق الكتابَ

پھر اسے میز پر رکھتے ہوئے کہیں: أنا أضع الكتابَ على المكتبِ

ان افعال کو طلبہ کے سامنے ادا کرتے ہوئے بار بار دہرائیں، پھر کسی سمجھدار طالب علم سے کہیں کہ وہ ان افعال کو ادا کرے، اسی طرح باری باری کئی طالب علموں سے کہا جائے۔

جب آپ مطمئن ہوجائیں کہ طلبہ ان افعال کا استعمال اور مفہوم اچھی طرح سمجھ گئے ہیں، تو اب متکلم سے مخاطب کی طرف منتقل ہوجائیں اور ایک طالب علم سے کہیں کہ وہ ان افعال کو ادا کرے، اور آپ اُسے خطاب کرتے ہوئے کہیں:

أنت يا فلان! تأخذ الكتاب وتفتح الكتابَ، وتقرأ الكتاب، وتُغلق الكتاب، وتضع الكتابَ على المكتَبِ

اسی طرح مخاطب ان افعال کو آپ دو تین بار کہیں، پھر طلبہ سے کہلوائیں، کہ ایک طالب علم یہ افعال بجالائے، اور دوسرا اُسے مخاطب کے صیغوں سے خطاب کرے۔

مخاطب کے صیغے ذہن نشین ہونے کے بعد آپ مخاطب سے غائب کی طرف منتقل ہوجائیں، اور ایک طالبِ علم کو ان افعال کے ادا کرنے کا حکم دیں، اور آپ طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہیں:

هذا خالدٌ، هو يأخذ الكتابَ، ويفتح الكتابَ، ويقرأ الكتابَ، ثم يغلقُ الكتابَ، ويضعُ الكتاب على المكتب.

ان افعال کو بھی بار بار خود کہیں، اور طلبہ سے کہلوائیں، یہاں تک کہ یہ اُن کے ذہن نشین ہو جائیں۔

یاد رہے کہ آپ ان افعال کو اکھٹے بھی استعمال کر سکتے ہیں، اور چاہیں تو ایک ایک دو، دو کر کے استعمال کریں، اُسی ترتیب کے ساتھ، اور طلبہ جب ان تینوں صورتوں (أفعل، تفعل، نفعل) کو سمجھ جائیں تو اب آپ سوال و جواب شروع کر دیں، اور کتاب لیتے ہوئے:

ایک طالب علم سے سوال کریں: ماذا افعل؟ وہ جواب میں کہے گا: أنت تأخذ الكتابَ

اب کتاب کھولتے ہوئے سوال کریں: ماذا افعل؟ وہ کہے گا: أنت تفتح الكتابَ

یہی عمل طالبعلم کرے اور آپ اُس سے سوال کریں: ما ذا تفعل؟

وہ جواب میں کہے: أنا آخذ الكتاب، أفتح الباب۔

اب کسی اور طالب علم سے اس کے بارے میں سوال کریں، مثلاً: ماذا يفعل خالدٌ؟

وہ جواب میں کہے گا: هو يأخذ الكتابَ، ويفتح الكتابَ۔

اسی طرح مختلف افعال کی خوب مشق کرائیں، تاکہ طلبہ اُن کو بآسانی تینوں صورتوں: (متکلم، مخاطب، غائب) میں استعمال کر سکیں۔

اب آپ اُن کو فعل مضارع کا مفہوم، مفرد متکلم، مخاطب اور غائب کی علامت بتائیں، اور یک صیغہ سے دوسرے صیغہ میں بدلنے کا طریقہ سکھائیں، أفعل، تفعل، نفعل۔

اس کے بعد بالترتیب مفرد کے بعد تثنیہ اور جمع کے صیغوں کا استعمال سکھائیں، نیز مذکر مؤنث کے صیغے تینوں حالتوں میں سکھائیں، اور ہر مرحلہ کے افعال کی مشق کے بعد اُن کے ضروری قواعد ساتھ ساتھ سمجھاتے جائیں۔

فعل امر استعمال:

جب آپ طلبہ کو فعل مضارع سکھائیں، تو اُس کے ساتھ ساتھ فعلِ امر بھی سکھائیں اور اس کی مشق کرائیں، مثلاً جب آپ جملہ فعلیہ کا پہلا سبق پڑھائیں تو اُن افعال کی پہچان اور عملی مشق کے بعد ہر ایک فعل کا فعل امر بھی استعمال کرتے جائیں، مثلاً:

آپ ایک طالب علم کو حکم دیں: خُذِ الكتابَ يا خالدُ۔

وہ جواب میں کہے گا: آخذ الكتابَ

پھر اس سے کہیں: افتح الكتاب۔ وہ کہے گا: افتح الكتاب۔

پھر مختلف اشیاء کی طرف اشارہ کرتے ہوئے امر کے صیغے استعمال کردیں اور اُن سے عمل کرائیں اور جواب سنیں، مثلاً: خذ القلم! خُذ الورق افتح الكتاب اقرأ الرسالة

اسی طرح جب فعل مضارع کے تثنیہ اور جمع کے صیغے استعمال کریں تو بالترتیب اُن کے ساتھ ساتھ تثنیہ اور جمع کے امر کے صیغے بھی استعمال کرتے جائیں، اور خوب مشق کرائیں، مثلاً دو طالب علموں کو حکم دیتے ہوئے کہیں:

خذ الكتابَ! أقرأ الكتاب

پھر طلبہ کی جماعت کو امر کرتے ہوئے کہیں:

خُذُوا الكتابَ اقرؤوا الكتاب

فعل ماضی کا استعمال:

فعل مضارع کے استعمال اور معانی اور قوعد جان لینے کے بعد اب آپ کیلئے فعل ماضی کی طرف منتقل ہونا اور طلبہ کو اس کی مشق کرانا آسان ہو جاتا ہے، مثلاً آپ نے فعل مضارع میں واحد متکلم کے جو افعال طلبہ کو سکھائے ہیں، اُن کو دوبارہ اُن کے سامنے اُسی طرح دہرائیں جیسے:

آخذ الكتاب. أقرأ الكتاب، أفتح الكتاب.

اب آپ ہی ان افعال کو ماضی سے تعبیر کریں، اور طلبہ کو خطاب کرتے ہوئے کہیں:

أنا أخذت الكتاب. وفتحت الكتاب وقرأت الكتاب.

پھر آپ کسی طالب علم کو حکم دیں کہ وہ ان افعال کے فعل مضارع مفرد متکلم کے صیغے استعمال کرنے کے بعد اب اُن کی تعبیر فعل ماضی کے متکلم کے صیغوں سے کرے:

أخذت الكتاب، فتحت الكتاب، الخ

اور اس کے کہنے کے بعد آپ اُسے خطاب کرتے ہوئے ماضی کے مفرد مذکر مخاطب کے صیغے استعمال کریں، مثلاً:

أنت خالد! أخذت الكتاب. وفتحت الكتاب، وقرأت الكتاب.

پھر کسی طالبعلم سے کہیں کہ خالد کو خطاب کرتے ہوئے یہی افعال استعمال کرے۔

پھر آپ طلبہ کو خطاب کرتے ہوئے خالد کے ان افعال کو غائب کے صیغوں سے تعبیر کریں اور کہیں:

خالدٌ أخذ الكتابَ وفتح الكتاب، وقرأ الكتاب،

اسی طرح بار بار ان افعال کو خود کہیں اور طلبہ سے کہلوائیں، اور ساتھ ساتھ ضروری قواعد بتاتے جائیں۔

نیز مفرد کے صیغوں کے بعد بالترتیب تثنیہ، جمع، اور مذکر ومؤنث کے افعال سکھائیں اور ان کی بار بار مشق

کرائیں۔

فعل نہی کا استعمال:

آپ کے طلبہ ان افعال کی تین قسموں (مضارع، ماضی، امر) کو سیکھ چکے ہیں، لہٰذا اب ان کو فعل نہی کا استعمال سکھانا بہت آسان ہے، آپ مناسب افعال کا انتخاب کر کے اُن سے نہی کے صیغے استعمال کریں، مثلاً:

ایک طالبعلم کو کھیلتا کودتا دیکھیں تو اُس سے کہیں: یا خالد! لا تلعب

اوران جیسے افعال مثلا: **لا تضحک، لا تلتفت، لا تنم، لا تکذب،**

اور مفرد کے بعد بالترتیب تثنیہ اور جمع کے صیغے استعمال کرتے جائیں، اوران کے ضروری قواعد بھی ساتھ ساتھ سکھاتے جائیں۔ اب ان سب افعال کے سمجھنے اور بولنے کے بعد ان سے بنے ہوئے فعلیہ جملوں میں وسعت پیدا کریں، اوران میں حروف جر، مفعول بہ اور بقیہ متعلقاتِ فعل کا اضافہ کرتے جائیں، جیسے:

يَذْهَبُ التِّلْمِيْذُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ   جَلَسَ شاهدٌ عَلَى الْكُرْسِيِّ

اور ایسے افعال کا کثرت سے استعمال کریں جن کی ضرورت دن رات میں زیادہ پڑتی ہے۔

تنبیہ:...... آپ طلبہ کو جتنا کثرت سے بلوائینگے اور افعال کی مشق کرائیں گے اتنا ہی وہ صحیح بولیں گے اوراس طرح کی غلطیاں نہیں کریں گے مثلا: أنا یقرأ، أنت اکتب، خالد تذہب، نحن نشربون

اس کے بعد آہستہ آہستہ مسلسل گفتگو کی مشق کرائیں، پھر چھوٹے چھوٹے قصے اور کہانیاں پڑھائیں، اورانہیں یاد کرائیں۔

عربی زبان پڑھانے کیلئے جس ترتیب کا ذکر سابقہ اوراق میں کیا گیا ہے، تقریباً یہی ترتیب آپ کو کتاب: **الطريقة العصرية: فی تعليم اللغة العربيه** کی پہلی اور دوسری جزء میں ملے گی واللہ الموفق۔

عربی انشاء:

عربی پڑھنے والے طالب علموں کیلئے انشاء نہایت ضروری ہے، لیکن اس کا مرحلہ تب آئے گا جب طالب علم عربی سمجھنے اور بولنے لگ جائیں اوراس کے پاس عربی الفاظ کا معتد بہ ذخیرہ جمع ہو جائے، اب استاذ کو اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے، کہ وہ طلبہ کو انشاء کی مشق کرائے، لیکن اس کا معیار طالب علم کی تعلیمی سطح کے مطابق ہو، جیسا کہ **الطريقة العصريةفی تعليم اللغة العربية** کی جزء ثانی میں اس کی مثالیں موجود ہیں، وہاں چھوٹی چھوٹی حکایات اور **نزهةٌ فی البستان** (باغ کی سیر) جیسے اسباق آپ کو ملیں گے۔